سیونگ سرٹیفکیٹ کا سود

سوال: میں ایک سکول ٹیچر ہوں، میں نے دس سال پہلے ڈاک خانے سے سیونگ سرٹیفکیٹ خریدے تھے۔ کہ دس سال بعد یہ دوگنے ہوجائیں گے۔ اب مجھے مذہب کے بارے میں کچھ شعور آیا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں کہ اس سرٹیفکیٹ کا میری اصلی رقم کے علاوہ' پیسہ یعنی منافع جائز بھی ہے یا نہیں اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ چونکہ حکومت یہ پیسہ کاروبار میں لگاتی ہے اس لیے اس کا منافع ہمارے لیے جائز ہے۔ دوسرا یہ کہ میرے شوہر پہلے دوائیوں کا کام کرتے تھے جن میں انہیں بہت نقصان ہوا ان کو تقریباً ۹ لاکھ کا نقصان ہوا انہوں نے کافی لوگوں کا قرضہ دینا ہے اور کافی لوگوں سے لینا ہے، مگر نہ ہی کوئی دیتا ہے اور نہ ہی یہ دینے کے قابل ہیں۔ اب عرصہ تین سال سے بالکل بے کار ہیں، کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں۔ بھائیوں کا بھی قرضہ دینا ہے۔ زمین سے جو ہزار روپے سالانہ آتے ہیں وہ بھائی کاٹ لیتے ہیں اور پلاٹ پر دوسرے بھائی کا قبضہ ہے وہ بھی کہتا ہے میرا قرضہ دینا ہے' پلاٹ میں نہیں دوں گا' نہ وہ بیچنے دیتا ہے۔ ایک ڈالا گاڑی ہے جو بہت پرانی ہے وہ بھی عرصے سے ورکشاپ میں کھڑی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اصل رقم کے علاوہ جو رقم منافع کی ہو وہ اپنے شوہر کو دے دوں تاکہ وہ اپنی روٹی کما سکیں۔ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی حصہ دینے کو تیار نہیں ہے میں نے اپنی رقم آڑے وقت کے لئے رکھی ہوئی ہے آپ اپنے مفید مشورے سے نوازیں کہ کیا میں منافع کی رقم اپنے شوہر کو دے دوں۔

جواب:

ڈاک خانے سے سیونگ سرٹیفکیٹ پر جو اضافی رقم ملتی ہے وہ سود ہے اور سود شرعاً حرام ہے۔ آپ نے دس سال پہلے جو سرٹیفکیٹ خریدے تھے وہ ڈاک خانے والوں کی طرف سے آپ کو دوگنا کرکے دیے جا رہے ہیں تو اصلی رقم سے زائد جو ملے گا وہ سود شمار ہوگا۔

آپ نے اپنے شوہر کی دکھ بھری کہانی جو بیان کی ہے اسے پڑھ کر بڑا دکھ اور صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے شوہر کی مدد فرمائے تاکہ ان کے قرضوں کا بوجھ اتر جائے اور وہ خوشحالی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں اپنی زندگی بسر کریں۔ اور ان کی معیت میں آپ کو بھی خوشی اور اطمینان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور بندگان خدا کی خدمت اور اصلاح کا کام کرنے کا موقع میسر ہو۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل

بقیہ بر صفحہ ۳۵